عیدین کے اعمالِ مسنونہ

(۱) حضور اکرم ﷺ کا دونوں عیدوں میں غسل کرنا ثابت ہے۔ حضرت خالد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ عیدالفطر، یوم النحر، یومِ عرفہ میں غسل فرمایا کرتے تھے۔

(۲) حضور اکرم ﷺ عید کے دن خوبصورت اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔ حضور اکرم ﷺ کبھی سبز و سرخ دھاری دار چادر شریف اوڑھتے تھے۔ یہ چادر یمن کی ہوتی جسے بردِ یمانی کہا جاتا ہے، وہ یہی چادر ہے۔ عید کے لئے زیب وزینت کرنا مستحب ہے مگر لباس مشروع ہو۔ (مدارج النبوۃ)

(۳) حضور اکرم ﷺ کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ روزِ عیدُ الفطر، عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے، ان کی تعداد طاق ہوتی یعنی تین، پانچ، سات وغیرہ۔ (بخاری۔ طبرانی)

(۴) عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے واپس آنے سے پہلے کچھ نہ کھاتے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ عیدالفطر کو بغیر کچھ کھائے نہ نکلتے اور عیدالاضحیٰ کو بغیر کچھ کھائے نکلتے جب تک نمازِ عید نہ پڑھ لیتے اور قربانی نہ کر لیتے نہ کھاتے۔ پھر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ تناول فرماتے۔ (جامع ترمذی۔ ابنِ ماجہ۔ مدارج النبوۃ)

عیدگاہ

(۵) حضور اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ نمازِ عید، عید گاہ (میدان) میں ادا فرماتے تھے۔ (مسلم و بخاری)

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کے نمازِ عید کے لئے میدان میں نکلنا مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ باوجود اس فضل و شرف کے جو آپ کی مسجد شریف کو حاصل ہے، نمازِ عید کے لئے عید گاہ (میدان) میں باہر تشریف لے جاتے تھے لیکن اگر کوئی عذر لاحق ہو تو نماز عید مسجد میں بھی جائز ہے۔ (ابوداؤد۔ مدارج النبوۃ)

(۶) عیدین میں بکثرت تکبیر کہنا سنت ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنی عیدوں کو بکثرت تکبیر سے مزین کرو۔ (طبرانی)

(۷) حضور اکرم ﷺ عید گاہ تک پاپیادہ تشریف لے جاتے (سنن ابنِ ماجہ) اور اس پر عمل کرنا سنت ہے، بعض علماء نے مستحب کہا ہے۔

(۸) حضور اکرم ﷺ نمازِ عیدالفطر میں تاخیر فرماتے اور نمازِ عیدالاضحیٰ کو جلد تر پڑھتے۔ (مدارج النبوۃ)

(۹) حضور اکرم ﷺ جب عید گاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرماتے، نہ اذان، نہ اقامت اور نہ الصلوٰۃ جامعۃ وغیرہ کی نداء کچھ نہ ہوتا۔

(۱۰) تکبیراتِ عیدین میں حضور اکرم ﷺ کے عمل میں اختلاف ہے اور مذہبِ حنفیہ میں مختار یہ ہے کہ تین تکبیریں رکعتِ اوّل میں قرأت سے پہلے اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد ہیں۔

(۱۱) حضور اکرم ﷺ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے، اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے۔

(۱۲) حضور اکرم ﷺ جس راہ سے عید گاہ تشریف لے جاتے اس راہ سے واپس تشریف نہ لاتے بلکہ دوسرے راستے سے تشریف لاتے۔(بخاری۔ترمذی۔مدارج النبوۃ)

(۱۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اتبّاعِ سنت کی شدت کے باعث طلوعِ شمس سے قبل گھر سے نہ نکلتے اور گھر سے نکلتے ہی عید گاہ تک تکبیر کہتے رہتے۔(ابوداؤد۔زادالمعاد)

(۱۴) آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ جب عید گاہ میں پہنچتے تو عید سے قبل کوئی (نفل وغیرہ) نماز نہ پڑھتے اور نہ بعد میں پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے اس طرح آپ عیدین میں دو رکعتیں ادا کرتے۔(زادالمعاد)

پہلی رکعت میں تکبیریں ختم فرمالیتے تو قرأت شروع فرماتے۔سورۂ فاتحہ پھر اس کے بعد سورۃ ق والقرآن المجید ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھتے،بسا اوقات آپ ﷺ دو رکعتوں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے۔(زادالمعاد)

لیکن یہ سورتیں متعین نہیں،دوسری بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

نمازِ عید کی ترکیب

(۱۵) نماز اس طرح شروع کرے کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے امام کی اقتداء میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرے اور ہاتھ باندھ لے،پہلی رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے،دوسری بار پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے،تیسری بار بھی اسی طرح ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے اور قرأت شروع کرے،باقی پوری رکعت تمام نمازوں کی طرح ادا کرے۔دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرأت کے بعد امام کی اقتداء میں تین تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرے اور ہاتھ چھوڑ دے،چوتھی بار جب امام اللہ اکبر کہے تو تکبیر کے ساتھ رُکوع میں چلا جائے،اس کے بعد باقی نماز عام نمازوں کی طرح پوری کرے۔(بہشتی گوہر)

(۱۶) عید کی نماز بغیر اذان واقامت کے صرف دو رکعت ہے۔(مسلم)

(۱۷) عید گاہ میں نماز سے پہلے یا بعد میں نفلوں کا پڑھنا منع ہے۔(بہشتی گوہر)

(۱۸) جس کی نماز باجماعت فوت ہوجائے وہ اکیلا نمازِ عید نہیں پڑھ سکتا اس کے لئے جماعت شرط ہے،البتہ اگر کئی آدمی ہوں تو دوسری جماعت کرلینا واجب ہے۔(بہشتی گوہر)

صدقہ فطر کا وجوب

(۱۹) ہر مسلمان عاقل آزاد (ہر مرد وعورت) پر واجب ہے جبکہ وہ مالکِ نصاب ہو یا مساوی مالکِ نصاب کے ہو،خواہ نقدی کی شکل میں یا ضرورت سے زیادہ سامان کی شکل میں ہو یا مالِ تجارت ہو،رہائش کے مکان سے زائد مکان ہو۔اپنی طرف سے اور اپنے ان نابالغ بچوں کی طرف سے جو اُس کے زیرِ کفالت ہوں نصف صاع (یعنی پونے دو سیر) گیہوں یا اس کی قیمت ادا کریں۔صدقۂ فطر نمازِ عیدالفطر سے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔(بہشتی گوہر)

﴿ماخوذ از اسوۂ رسول ﷺ﴾